از عدالتِ عظمیٰ

دی سٹیٹ آف پنجاب و دیگر

بنام

دھرم پال و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 22 جنوری 1996

[کے راما سوامی اور جی۔ بی۔ پٹنائیک، جسٹس صاحبان]

ملازمتِ قانون:

تنخواہ میں بڑوتی-ریاست پنجاب میں صنعتی تربیتی ادارے / مراکز-انسٹرکٹرز-تنخواہ کا پیمانہ-اس سے پہلے تمام انسٹرکٹروں کو یکساں تنخواہ ملتی تھی-بعد میں 8 ہنر والے کے انسٹرکٹروں کو مختلف تنخواہ کا پیمانہ دیا گیا-اس کے بعد تمام انسٹرکٹروں کو ایک ہی تنخواہ کا پیمانہ دیا گیا لیکن 8 ہنر والے انسٹرکٹروں کو زیادہ تنخواہ کے پیمانے کو ذاتی طور پر برقرار رکھنے کی اجازت دی گئی— نظر ثانی شدہ تنخواہ کے پیمانے میں تنخواہ کا تعین-نظر ثانی سے پہلے زیادہ تنخواہ حاصل کرنے والے انسٹرکٹروں کی تنخواہ ان کی پہلے سے نظر ثانی شدہ تنخواہ کے مطابق مقرر کی گئی ہے-دوسرے انسٹرکٹروں کا اپنی تنخواہ بڑھانے کا دعوی یہ الزام لگاتے ہوئے کہ ان کے جونیئرز کی تنخواہیں اونچی سطح پر مقرر کی گئی تھیں-قرار پایا کہ، قابل سماعت نہیں۔

موجودہ اپیل پنجاب کی ریاستی حکومت نے عدالت عالیہ کے اس حکم کے خلاف دائر کی تھی جس میں صنعتی تربیتی اداروں / مراکز کے انسٹرکٹروں کے 1961 سے پہلے اپنی تنخواہ بڑھانے کے دعوے کی اجازت دی گئی تھی۔ ریاست میں صنعتی تربیتی اداروں / مراکز کے تمام انسٹرکٹروں کو یکساں تنخواہ مل رہی تھی۔اس کے بعد 8 ہنروں کے انسٹرکٹروں کے تنخواہ کے پیمانے میں تبدیلی کی گئی۔ان 8 ہنروں کے تحت شامل نہ ہونے والے انسٹرکٹروں نے عدالت عالیہ کے سامنے مذکورہ درجہ بندی کو ناکام چیلنج کیا۔1970 میں ریاستی حکومت نے تمام ہنروں میں انسٹرکٹروں کے عملے کے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

انداز میں ترمیم کی اور ان سب کو ایک ہی تنخواہ کے پیمانے پر رکھا۔ تاہم، 8 ہنروں کے 181 انسٹرکٹروں کو جو تنخواہ مل رہی تھی اس کی اجازت انہیں ذاتی طور پر دی گئی تھی۔ سال 1976 میں تمام انسٹرکٹروں کے حوالے سے تنخواہ کے پیمانے میں مزید ترمیم کی گئی اور انفرادی انسٹرکٹر کی تنخواہ پہلے سے نظر ثانی شدہ پیمانے میں ملنے والی تنخواہ کے لحاظ سے نظر ثانی شدہ پیمانے میں طے کی گئی۔

1989 میں مدعاعلیہان نے عدالت عالیہ میں اپنی تنخواہ بڑھانے کی ہدایت کے لیے ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں الزام لگایا گیا کہ زیادہ تنخواہ حاصل کرنے والے 8 ہنروں کے 181 انسٹرکٹر ان سے جونیئر ہیں۔ ریاست نے اس دعوے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ مدعاعلیہان پہلے کی رٹ پٹیشن میں ناکام ہو گئے تھے، تنخواہ کے پیمانے میں تقسیم حتمی ہو گئی تھی اور جب تمام انسٹرکٹروں کو ایک تنخواہ کے پیمانے کے تحت لایا گیا تو زیادہ تنخواہ حاصل کرنے والے 8 ہنروں کے انسٹرکٹروں کو ذاتی طور پر تنخواہ کا پیمانہ کھینچنے کی اجازت دی گئی تھی، اور اس لیے جب تنخواہ کے پیمانے میں مزید ترمیم کی گئی تو انفرادی انسٹرکٹروں کی تنخواہ جائزے سے پہلے کی تنخواہ کے مطابق درست طور پر طے کی گئی تھی۔ عدالت عالیہ کے سنگل جج نے رٹ پٹیشن کو منظور کر لیا اور ریاستی حکومت کی طرف سے دائر لیٹرز پیٹنٹ اپیل کو ڈویژن بنچ نے محدود طور پر خارج کر دیا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: عدالت عالیہ نے اس مفروضے پر جواب دہندگان کی تنخواہ بڑھانے کی ہدایت دے کر غلطی کی کہ جونیئرز کو زیادہ رقم مل رہی ہے۔ 1976 میں نظر ثانی شدہ نئے پے تنخواہ کے پیمانے میں تنخواہ طے کرتے وقت، لازمی طور پر 8 ہنروں سے تعلق رکھنے والے 181 انسٹرکٹروں کی طرف سے پہلے نکالی گئی زیادہ تنخواہ کو مدنظر رکھا گیا اور انہیں زیادہ رقم ملی۔ ان حالات میں جواب دہندگان کی تنخواہ بڑھانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ 181 انسٹرکٹر اصل میں ان جواب دہندگان سے جونیئر ہو سکتے ہیں لیکن 23 فروری 1962 کے سرکاری حکم کی وجہ سے انہیں جواب دہندگان سے زیادہ تنخواہ دی گئی تھی اور وہی فائدہ انہیں ذاتی تنخواہ کے طور پر جاری رکھا گیا تھا، تنخواہ کے پیمانے کی بعد کی ترمیم میں اور اسی طرح کے افراد کو جواب دہندگان کی طرح رکھا گیا تھا جنہوں نے پہلے کی رٹ پٹیشنوں میں چیلنج کیا تھا اور ہار گئے تھے۔ یہ ان کے لیے معاملہ دوبارہ کھولنے کے لیے کھلا نہیں ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2206-2209، سال 1996۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document

پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے ایل پی اے نمبر 94/439، سی ڈبلیو پی نمبر 13546، 5346، سال 1994 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے سنجے بنسل اور جی کے بنسل۔

جواب دہندگان کے لیے پی پی راؤ، آر کے چوپڑا اور پی این پوری۔

عدالت کا فیصلہ پٹنائک جسٹس کے ذریعے سنایا گیا

پٹنائک، جسٹس اجازت دی گئی۔

ریاست پنجاب کی طرف سے یہ اپیلیں پنجاب عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے کے خلاف ہیں جس نے لیٹرز پیٹنٹ اپیل کو سرے سے خارج کر دیا اور فاضل سنگل جج کے حکم کی تصدیق کی۔ غور کے لیے جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا جواب دہندگان اپنی تنخواہ میں اضافہ کرنے اور دوسرے انسٹرکٹروں کی طرف سے نکالی گئی تنخواہ کے برابر کرنے کے حقدار ہیں، قطع نظر اس کے کہ وہ کس ہنر میں کام کر رہے ہیں۔ جواب دہندگان نے پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن یں دائر کیں جن میں الزام لگایا گیا کہ اگرچہ ان کے پاس یکساں قابلیت ہے اور انہیں انسٹرکٹر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا اور وہ اسی طرح جاری ہیں، لیکن 4.1.1961 کے اثر سے، 8 ہنروں کے سلسلے میں انسٹرکٹروں کے تنخواہ کے پیمانے کو تبدیل کر دیا گیا ہے جبکہ جواب دہندگان کے تنخواہ کے پیمانے کو تبدیل نہیں کیا گیا ہے۔ اس کے بعد کی تنخواہ میں ترمیم میں اگرچہ کوئی فرق نہیں کیا گیا ہے لیکن پھر بھی افراد کے وہ گروہ جو اپنی حیثیت کی بنیاد پر زیادہ تنخواہ حاصل کر رہے تھے انہیں اتنی ہی زیادہ تنخواہ ملتی رہتی ہے حالانکہ وہ جواب دہندگان سے جونیئر ہیں اور اس لیے جواب دہندگان کو قدم بڑھا کر اپنی تنخواہ حاصل کرنے کا حق ہونا چاہیے۔ دوسری طرف ریاست کا موقف یہ تھا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ 1961 سے پہلے گریڈ II کے تمام انسٹرکٹروں کو ان کی ہنر سے قطع نظر یکساں تنخواہ مل رہی تھی لیکن بعد میں 8 ہنروں کے انسٹرکٹروں کے حوالے سے تنخواہ کے پیمانے کو تبدیل کر دیا گیا اور جواب دہندگان کو ان 8 ہنروں میں شامل نہیں کیا گیا۔ جواب دہندگان کی طرح واقع کچھ ملازمین نے رٹ پٹیشن دائر کر کے مذکورہ درجہ بندی کو چیلنج کیا جسے بالآخر خارج کر دیا گیا اور اس کے خلاف لیٹرز پیٹنٹ اپیل بھی خارج کر دی گئی اور اس طرح معاملہ حتمی ہو گیا۔ 1970 میں ریاستی حکومت نے صنعتی تربیتی اداروں/مراکز کے انسٹرکٹروں کے لیے عملے کے انداز میں ترمیم کی اور تمام انسٹرکٹروں کو روپے 160-400 کے تنخواہ کے پیمانے میں رکھا۔ ایسا

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کرتے ہوئے، ان انسٹرکٹروں کے سلسلے میں جو 181 نمبر کی زیادہ تنخواہ حاصل کر رہے تھے، انہیں ذاتی طور پر اپنے سابقہ تنخواہ کے پیمانے سے مستفید ہونے کی اجازت دی گئی تھی اور تمام انسٹرکٹروں کو انسٹرکٹر کے طور پر نامزد کیا گیا تھا نہ کہ جونیئر یا سینئر کے طور پر۔ سال 1976 میں تنخواہ کے پیمانے کو مزید نظر ثانی کر کے روپے 225-500 کر دیا گیا اور انفرادی انسٹرکٹر کی تنخواہ اس پیمانے پر طے کی گئی جو اس کی پہلے سے موجود تنخواہ پر منحصر تھی۔ یہ صرف 1989 میں ہے کہ جواب دہندگان کے انسٹرکٹروں نے رٹ پٹیشن دائر کی تھی جس میں اس الزام پر قدم بڑھانے کا دعوی کیا گیا تھا کہ ان کے جونیئرز کو زیادہ رقم مل رہی ہے۔ ریاستی حکومت کے موقف کے مطابق جواب دہندگان کی طرف سے درجہ بندی کی درستگی پر اعتراض کرنے میں ناکامی کے پیش نظر، جو ان کی حیثیت کی بنیاد پر مختلف پیمانے پر تنخواہ فراہم کرتی ہے، جتنا کہ رٹ پٹیشن اور اس کے خلاف لیٹرز پیٹنٹ اپیل کو خارج کر دیا گیا ہے، ان کے لیے معاملہ دوبارہ کھولنے کا اختیار نہیں ہے۔ مزید موقف یہ ہے کہ یہاں تک کہ جب تمام انسٹرکٹروں کے لیے نظر ثانی کے ذریعے ایک تنخواہ کا پیمانہ طے کیا گیا تھا لیکن جو لوگ پہلے کے حکم کے مطابق زیادہ تنخواہ حاصل کر رہے تھے انہیں ذاتی طور پر تنخواہ کے مذکورہ اعلی پیمانے پر جاری رکھنے کی اجازت دی گئی تھی اور لازمی طور پر نظر ثانی شدہ پیمانے میں اپنی تنخواہ طے کرنے میں وہ رقم جو وہ نظر ثانی سے پہلے حاصل کر رہے تھے اسے مدنظر رکھنا پڑتا ہے اور اس طرح جواب دہندگان کی تنخواہ میں اضافے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے۔ فاضل سنگل جج نے رٹ پٹیشن نمبر 10506، سال 1989 کی اجازت دی جس کے فیصلے کو لیٹرز پیٹنٹ اپیل میں برقرار رکھا گیا تھا جس میں سے خصوصی اجازت کی پٹیشن نمبر 4855، سال 1995 پیدا ہوتا ہے۔ دو دیگر مقدمات میں مذکورہ عدالت کے پہلے فیصلے پر محض عمل کیا گیا ہے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ 23 فروری 1962 کے سرکاری حکم کی بنیاد پر 8 ہنروں کے سلسلے میں اعلی پیمانے پر اور باقی کے سلسلے میں کم پیمانے پر دینے والے انسٹرکٹروں کے درمیان نام نہاد تقسیم حتمی ہو گئی ہے اور 1970 میں تمام انسٹرکٹروں کے لیے تنخواہ کا ایک پیمانہ طے کیے جانے کے باوجود، 8 ہنروں کے انسٹرکٹروں جنہیں زیادہ تنخواہ مل رہی تھی، انہیں ذاتی طور پر حاصل کرنے کی اجازت دی گئی ہے اور اس لیے عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کو جواب دہندگان کی تنخواہ بڑھانے کی ہدایت کرنے میں غلطی کی ہے۔ دوسری طرف مدعا علیہان کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل مسٹر راؤ نے دلیل دی کہ انسٹرکٹروں کو جونیئر اور سینئر کے طور پر نام نہاد تقسیم کرنا اور کچھ نہیں بلکہ ایک غلط نام ہے کیونکہ تمام انسٹرکٹروں کی تعلیمی اہلیت ایک جیسی ہے اور انہیں

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اسی عمل کے بذریعے بھرتی کیا گیا تھا۔ فاضل وکیل نے مزید زور دے کر کہا کہ چونکہ ان کی نمائندگی پر حکومت نے بالآخر امتیاز کو ختم کر دیا اور سال 1976 میں ان سب کو ایک پیمانے پر لایا، اس لیے جواب دہندگان سے زیادہ شرح پر جونیئر لوگوں کی تنخواہ طے کرنے کا کوئی جواز نہیں ہوگا اور اس لیے عدالت عالیہ نے تنخواہ میں اضافہ کرنے کی درست ہدایت دی۔

فریقین کے فاضل وکیل کو سننے کے بعد اور ریکارڈ پر موجود مواد کی جانچ پڑتال کرنے پر ہماری رائے ہے کہ عدالت عالیہ نے اس مفروضے پر جواب دہندگان کی تنخواہ بڑھانے کی ہدایت دے کر غلطی کی ہے کہ جونیئرز کو زیادہ رقم مل رہی ہے۔ یہ غیر متنازعہ ہے کہ انسٹرکٹروں اصل میں 1961 سے پہلے تنخواہ کے پیمانے پر وصول کر رہے تھے، یعنی 80-200، لیکن حکومت کے 23 فروری 1962 کے حکم نامے کے مطابق روپے 80-200 کے مذکورہ تنخواہ کے پیمانے کو صرف 8 ہنروں میں انسٹرکٹروں کے سلسلے میں روپے 160-330 میں ترمیم کیا گیا تھا۔ 8 ہنروں سے تعلق رکھنے والے انسٹرکٹروں کے سلسلے میں مذکورہ تنخواہ میں ترمیم کو دیگر ہنروں سے تعلق رکھنے والے باقی انسٹرکٹروں نے ناکام چیلنج کیا اور رٹ پٹیشن (دیوانی) نمبر 69/3038 کو خارج کر دیا گیا اور ساتھ ہی لیٹرز پیٹنٹ اپیل نمبر 1970/654 کو 24 جنوری 1972 کے فیصلے کے ذریعے خارج کر دیا گیا۔ جبکہ ریاستی حکومت نے ستمبر 1970 میں تمام انسٹرکٹروں کو روپے 160-400 کے ایک تنخواہ کے پیمانے میں رکھا تھا لیکن اب تک جن 181 انسٹرکٹروں کو 23 فروری 1962 کے سرکاری حکم نامے کے مطابق زیادہ تنخواہ ملی تھی، انہیں ذاتی پیمانے پر ان سے مستفید ہونے کی اجازت دی گئی تھی۔ یہ تسلیم شدہ حیثیت ہونے کی وجہ سے، 1976 میں تمام انسٹرکٹروں کے سلسلے میں تنخواہ کے پیمانے کو مزید ترمیم کر کے روپے 225-500 کر دیا گیا تھا لیکن نظر ثانی شدہ پیمانے میں تنخواہ طے کرتے ہوئے ضروری ہے کہ 8 ہنروں سے تعلق رکھنے والے ان 181 انسٹرکٹروں کی طرف سے نکالی گئی زیادہ تنخواہ کو مدنظر رکھا گیا اور انہیں زیادہ رقم ملی۔ ان حالات میں جواب دہندگان کی تنخواہ بڑھانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ 181 انسٹرکٹر اصل میں ان جواب دہندگان کے لیے جونیئر ہو سکتے ہیں لیکن 23 فروری 1962 کے سرکاری حکم کی وجہ سے انہیں جواب دہندگان سے زیادہ تنخواہ دی گئی تھی اور وہی فائدہ انہیں ذاتی تنخواہ کے طور پر جاری رکھا گیا تھا، تنخواہ کے پیمانے کی بعد کی ترمیم میں اور اسی طرح کے افراد کو جواب دہندگان کی طرح رکھا گیا تھا جنہوں نے پہلے کی رٹ پٹیشنوں میں چیلنج کیا تھا اور ہار گئے تھے۔ یہ ان کے لیے معاملہ دوبارہ کھولنے کے لیے کھلا نہیں ہے۔ معاملے کے اس تناظر میں ہمیں اس نتیجے پر پہنچنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ فاضل سنگل جج نے متعلقہ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حقائق کو نظر انداز کیے بغیر اس بنیاد پر قدم بڑھانے میں راحت دی کہ انسٹرکٹروں کے عہدے کی اہلیت یکساں ہے اور وہ ایک ہی ملازمت کی شرائط کے تحت چلتے ہیں جس کی وجہ سے ایک جونیئر شخص کو زیادہ رقم نہیں مل سکتی۔ ڈویژن بنچ نے لیٹرز پیٹنٹ اپیل کو سرے سے خارج کرتے ہوئے غلطی کی۔ ہم اس کے مطابق فاضل سنگل جج کے فیصلوں کے ساتھ ساتھ ڈویژن بینچ کے فیصلے کو بھی کالعدم قرار دیتے ہیں اور ان اپیلوں کی اجازت دیتے ہیں اور اس کے نتیجے میں جواب دہندگان کی طرف سے دائر کردہ رٹ پٹیشنیں خارج ہو جاتی ہیں۔ لیکن ان حالات میں اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیلیں منظور کی جاتی ہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document